

کتاب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن

نمبر داخلہ

تاریخ داخلہ

نام کتاب

تو ازلہ الہامی

فن کتاب

مذہب و عقائد

نمبر کتاب در فن مذکور

۴

ضيافة الإخوان

بقيافة الإنسان



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله خالق البشر ومصوِّر الاشباح والصور بياق القضاء والقدر
والصلوة والسلام على خير خلقه محمد ذی الجین الا زهر الوجد الا
والشکلی الانسرو علی الله وصحبه وکل صغیر منهم واکبر اما بعد علم قیافه
جس کو مجازاً علم فرست بھم کہتے ہیں قرآن وحدیث دونوں سے صحت
اوس کی ثابت ہوتی ہے قال تعالیٰ ان فی ذلک لآیات للمتعین ای
للمتفرمین اور فرمایا ہے فلعرفتم سبباً ممد ولتعرفتم فی الحق القول
اور حدیث شریف میں فرمایا ہے اتقوا فلاسة المؤمن فانه ينظر بنور الله
رواه الترمذی واستغربه عن انس اور دوسری حدیث میں آیا ہے

لقد كان فيهم قلة من الامم محدثون فان يات في امتي احد فانه بعد
 متفق عليه محدث كسبى بن اوس شخص كوجرا بنى ظن و فرست بن سيب
 و صادق بن عيسى بن ابياسه ان هذه الاقدام بعضهما بعض
 متفق عليه و دليل به اعتبار قياؤان ان بر اس علم كلى اسي قد شرف
 كافي به كثبوت اسكا بذلة النص و اشارة النص و فواى خطاب سنت
 كتاب و و فون سے ہوتا ہے اس علم كا نفع با و شاہون اور محتاجون كے
 ليے اختيار زوج و صديق و مالڪ و نحو با مين ظا ہر ہے انسان كو خست
 اس علم كى ضرورت كيونكہ آدمى مدنى الطبع ہے اور طرف معرفت صناع كے
 نافع سى احتياج ركستا ہے كذا فى بدنية العلوم صاحب مفتاح السعادت
 نے اس علم فرست كو فروع علم طبعى بنى شمار كيا ہے اور كہا ہے ہى علم
 تعرف منه اخلاق الناس من احوالهم الظاهر من الاموال و الاشكال
 و الاعضاء با جملہ اس علم بنى خلق ظا ہر سے خلق باطن پاست لال كيا جاتا ہے
 موضوع اسكا اور نفع اس كى ظا ہر ہے امام رازى فى اس باب بن
 كتاب اسطو كا خلاصہ مع زيادات مہم كے كہا ہے اور اقليدس بنى ايك
 كتاب فرست كى مختص بنىوان كسى ہے اور كتاب السياتہ محمد بن صوفى
 كى ايك مختصر مفيد ہے اس علم بنى كذا فى ايجد العلوم با جملہ جو لوگ اس فن كے
 عالم بنى وہ بہ مجرد ملاحظہ بشرف انسان كے مرد ہو يا عورت او بن كى

خصال روزلیہ و شامل سبلیہ پر مطلع ہو جاتے مین اگر وہ قابل محبت کے
 ہوتا نہ تو اس سے عالم کرت مین ورنہ اس کی شرف و فائدے محبت
 رہتے مین حکایت ایک حکیم فی محبت مردم آدم صورت و خوش سیرت
 سے متفر ہو کر ایک پہاڑ پر رہنا اختیار کیا تا اور دروازہ خلوت خانہ پر
 ایک مصور جمال رکھا تا حاجب کوئی شخص اس کی ملاقات کو آتا تو وہ مصو
 اول اس کی شبیہ پاس حکیم کے کینچ کر بیدار کیا حکیم اس کے پیکر مین براہ
 علم قیامت نظر کرتا اگر لائق ملاقات و محبت کے جانتا آنے دیتا ورنہ
 خست کر دیتا ایک بار ایک شخص آیا حکیم نے اس کی شبیہ دیکھ کر معلوم
 کیا کہ یہ باخلاق ہے اس کو اجازت آنے کی دئی اس نے کہا ایسا کہ جو
 زمام اخلاق تم نے مجھ مین تعلیم کیے مین وہ ٹیک مین لکن مینے ریاضت
 و مجاہدہ سے اون خصال کو ترک کر دیا ہے تب حکیم نے اس کو بلایا غرض کہ
 فرما اس علم کے حدود و جانب مین اس سے کہتے تینہ جو شخص اپنے عیوب پر
 مطلع ہو اس کو چاہیے کہ ترک زمام پر کمر بستہ باندھے تاکہ شر و خست سے
 پاک و صاف ہو جائے

خواہی کہ عیب ہای تو بہ تو شود عیان کیم منافقانہ نشین در غینش
 او حرم عیوب غیر پر آگاہی حاصل ہو اس کو چاہیے کہ اس کی شری جو یا غلطی
 خست و خفت پر دانش این سخن است کہ از صاحب ہنس احترا کفید

حکایت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمیں تھے سوا دس تہن اولن کو
ایک آدمی ملا لباس فاخرہ پہنے ہوئے اس نے بڑی خاکساری سے سلام
کیا اور نام و مقام و مسکن نام پوچھا جب آگاہ ہوا کہ اب امام کو بوسہ دینا
اور بڑی ارادت و عقیدت سے پائون چومے اور تکلیف مہمانی کی دی
پھر پسند عذر کیا نانا ناچار باوجود اطلاع کے اس کے عیوب پر براہ قیاس
اس کی مہمانی بوجہ عجز و انکار ظاہر ہوتی ہے اس کی وہ امام کو شرمین ہے
گھر لایا اور سامان ضیافت مہیا کیا صبح کو جب امام نے مقصد روانگی کا کیا
تو عرض کیا کہ زہی نصیب میرے کہ اہل بیت رسول میری مہمان ہوں ہلا
دو چار دن تو مجھ کو تدویمیت لزوم سے مشرف ہونی دیکھے اس کے
تضرع و اہتال مجید سے ہفتہ عشر قیام کیا جب وقت روانگی کا آیا اس
سکارتی ایک کاغذ جیب سے نکال کر پیش کیا وہ کاغذ اخراجات مہمانی کا تھا
امام نے مستدری تامل کر کے تمام سرمایہ اپنا عوض زر نقد کے اوکو دیدیا
کہتے ہیں کہ اس شخص کی آنکھیں نیلی اور نرنگی ہوئی تھیں ایسی آنکھیں
دلیل مکر و حیلہ و خیانت و بدظنیتی و بے شرمی کے ہوتے ہیں اچھا حاصل
عقل و ارجیند و حکماء دانشمند نے واسطی شناخت اخلاق پسندیدہ و
دریافت صفات کو مہیدۃ انسان کی بلا خطہ اعضاء و جوارح بشر قواعد
قیافہ ضبط کیے ہیں اور تجربہ سی معلوم فرمایا ہے کہ ہر عضو اعضا سے ظاہر

بعض مفسرین نے
اس حکایت کو
خاصی رضی اللہ
عنہ کی طرف منسوب کیا
وہ اس کے مستحق

انسانی ایک دلیل ہے اور اس کی معافی باطن پر ولہذا کہا ہے کہ الظاہ ص
عنوان الباطن حکایت ایک شخص رات کو مطالعہ کتاب کا کر رہا تھا
کتاب میں لکھا دیکھا کہ بس کنی ذرا ہی بات لہجی ہوتی ہے وہ احمق ہوتا ہے
غور کیا تو اپنی دائرہ ہی کو لہذا پایا اندازہ سے زیادہ دراز تھی مٹی میں کچھ
باقی ریش کو سامنے چرائے کہ کیا تاکہ قدر زاد بدل جائے اور پیش ہر
اعتدال پر باقی رہے چرائے کا شعلہ جب دائرہ میں لگا کیا لگی ساری
دائرہ ہی جل گئی دلیل قیافے کی ٹیک اوتری باطلہ علامات اس علم کے
مبنی ہیں تجربہ پر غائب مطابح حلاست ظاہر کے حال باطن کا ثابت
ہوتا ہے خصوصاً جبکہ انسان اپنی صرافت جبلت و محو صفت و فطرت پر پائے
رہتا ہے اور اگر کسی شخص نے بحصول علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ اپنے
خصال و شائے کی اصلاح کر لی ہے تو اس جگہ تخلف بھی ہوتا ہے
ای کردہ بخت بجان کسب علما معلوم ضمیر تو علوم مکتوم
روئی کہ مبارک ست و دیدار کہ نوم گرد و بہ تو اعلم قیافہ معلوم
سطرف میں کہا ہے کہ قیافہ دوم ہے ایک قیافہ بشر و دوم قیافہ اثر قیافہ
بشر استدلال کرنا ہی صفات اعضا و انسان سی صفات باطن انسان
مختص تھا ساتھ ایک قوم عرب کے جن کو بنو مدیج کہتے تھے میں نفر مدیج
مولود کو اوپر عرض کرتے وہ تباہ دیتے کہ یہ فلان شخص کا فرزند ان میں سے ہے

حکایت ایک تاجر کا بیٹا سفر میں تھا ایک اونٹ پر سوار اور ایک کالا غلام
 اوس کی باگ تھامے جاتا تھا اوس پسر کا گدرا اس قبیلہ پر ہوا ایک شخص نے
 قوم میں سے دیکھ کر کہا ما الاشبه الاکب بالفائد اوس پسر کے دل میں کچھ
 اندیشہ ہوا سفر سے پہر کر یہ قصہ مان سے ذکر کیا اونٹ نے کہا اسے بیٹے تیرا
 باپ ایک شیخ کبیر المار تھا اور اوس کی اولاد نہ تھی مجھے ڈر ہوا کہ یہ مال
 ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا مینے اس غلام کو اپنی جان پر تدرت دی
 اور مجھ کو تیرا حمل نہ گیا اگر یہ بات نہ ہوئی کہ تو اس حال کو آخرت میں معلوم
 کر لیا تو میں تجھ کو دنیا میں نہ جتاتی رہا قیافہ اثر سواستدلال کرنا ہے قدم
 و حوافر و انخاف سے معرفت غلام گریزا اور حیوان گم شدہ اور دزد و خول
 پر ایک قوم عرب کی اس کے ساتھ مختص تھی اون کی زمین ریگستان
 تھی جب کوئی بہا گئے والا بہا گتا یا کوئی چور آتا یہ لوگ اوس کی آنا و تدم
 کا متبع کر کے اوس کو پالیتے جب تو یہ ہے کہ جوان کا قدم بوڑھے کے قدم
 سے اور عورت کا قدم مرد کے قدم سے اور بکر کا قدم شیب کے قدم سے
 اور غریب کا قدم ستوطن کے قدم سے الگ پہچان لیتے تھے کتے ہرین کہ
 قطیہ و ثغر بایں میں اس صفت کی قومیں موجود ہیں یہ امر قریش سے ہی
 واقع ہوا تھا جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ طرف خار کے
 نکلے تھے ایک پتھر سخت ٹھوس پر جہان نہ مٹی تھی اور نہ خاک جس میں نقش

مقدم ظاہر ہوتا اسد تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوکو
 محبوب رکھا اس لیے کہ مکرزی نے جالاتن لیا تھا قائف حیران رہ گیا اور
 کہا الی ماھنا انتھت الاقدام یعنی یہاں تک تو نشان قدم کا منتہی ہو جا
 آگے نہیں چلتا پھر کہ ہر غائب ہو گئے اوس قائف کے ساتھ ایک عبات
 قریش کی تھی اور اون کی آنکھیں خوب درست تھیں اس جگہ اگر ایک
 لطیفہ نہ تھا جس میں سب لوگ برابر نہیں تھیں یعنی اوس کے جاننے میں تو یہ
 بات نہوتی کہ ایک گروہ مختص ہوتا ساتھ اس علم کے اور دوسرا گروہ نہوتا
 کتنی ہی قلیلہ بنی علیج کا احبار مضرین سے تھا حکایت و شخصوں نے ایک
 اونٹ کی بارہ مین اختلاف کیا در بیان مکہ و مکی کے ایک فی کہا وہ چل ہے
 دوسری فی کہا وہ ناقہ ہے پھر دونوں وں کی نقش مقدم پر چلی جب شب
 بنی عامرین آئے وہاں اونٹ کھڑا تھا ایک فی دوسرے سے کہا اھوذا
 یعنی کیا یہ وہی اونٹ ہے اونٹ نے کہا ہاں دیکھا تو وہ غشی تھا دونوں کی
 بات ٹھیک پڑی اتنے اس جگہ مقصود ہمارا قیافہ بشر ہے جس کی طرف
 ہر شخص کو حاجت ہے کیا امیر اور کیا فقیر لکن احتیاج حاکم و رئیس و بادشاہ
 کی طرف اس علم کے مقدم تر ہے اس لیے کہ اون کو رات دن ہزاروں
 اشخاص ہی کام پڑتا ہے اور ان کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں و لہذا شیخ
 برہان الدین قدس سرہ فی کتاب ارشاد السلیمن میں بذیل بیان مشروط

امور سلطنت ذکر قیافہ کا بھی کیا ہے اور بعض قبائل عرب بزمین پر لکیر پینچ کر
 کہہ سکتے تھے جو کچھ بعد اوس کی ہوتا وہ موافق اوس کے قول کے پڑتا
 حکایت ایک مرد نے کہا میرا ایک اونٹ بدگیا میں پاس خراش
 کے آیا میں نے کہا بتاؤ اونٹ کہہ رہا گیا اونٹ نے اپنی دختر سے کہا کہ زمین پر لکیر
 کینچ اونٹ نے لکیر پینچی پہر اوٹھ کھڑی ہوئی خراش ہنس پڑا اور کہا تو نے
 جانا کہ یہ کیوں اوٹھ کھڑی ہوئیے کہا نہیں کہا اس لیے کہ اسے یہ بات
 معلوم ہو گئی کہ تو اپنا اونٹ پالیکا اور اس لڑکی سے نکاح کر چکا وہ شکر
 باہر چلی گئی میں نے اونٹ پالیا پہر اوس لڑکی سے نکاح کیا حکایت عمرو بن
 عبداللہ بن مہمر باہر نکلتے اور اون کے ساتھ مالک بن خراش تھے یہ دونوں
 غزا کرنے کو نکلے تھے انکا گدرا ایک عورت پر ہوا جو لوگوں کے لیے زمین میں
 خط کھینچتی تھی مالک او سکودیکر بطور استہزاء بنے اور کہا تو یہ کیا کرتی ہے
 اونے کہا واللہ تو جستان سے باہر نجا بیگا یہاں تک کہ تو مرے اور میرے
 تیری جو رو سے نکاح کر چکا چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ معلوم میں کہا ہے
 قیافہ دو قسم ہے ایک قیافہ اثر اسکو عیافہ بھی کہتے ہیں پہر بیان عیافہ میں
 کہا ہے هو علم باحث عن تتبع اثار الاقدام والاختاف والحول
 في المقابلة للآثر وهي التي تكون جرة يتشكل بشكل القدم ونفع هذا العلم
 بين اذ القائف يجد بهذا العلم الفاسر من الناس والضال من الحيوان

يتبع آثارها وقوامها بقوة الباصرة وقوة الخيال والمحافظة حتى يحكي
 ان بعض من اعتنى به يفرق بين اشد قدم الشاب والشيخ وقدم الرجل
 والمرأة وهو غريب كذا في مدينة العلوم لكن مصلح وقاسوس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ عیاذ عبارت ہے درج طبری فلینظر فی ذلک انتم
 اس کی بعد ذکر قیادہ بشر کا کیا ہے چنانچہ کہ بیان اس کا آخر سالہ میں ہی
 بعد ذکر علامات اعضا کے ان اشارہ قدالی آویگا اب بعد اس ذکر و
 تہید کے بیان علامات اعضا و جوارح انسان کا سر سے تا قدم مطابق تجربہ
 حکماء و علما و خلف کے کیا جاتا ہے یہ قیادہ جس کسی شخص کے ضبط و ربط
 میں ہوگا امید ہی کہ وہ کسی بذات برافعال کے وہم کے میں کم آویگا
 و بالمد التوفیق و ہو المستعان علامات سر بڑا سر اور گول اور پور
 اور بالون سی پُر دلیل ہے عقل و ہوشیاری و فہم و دانائی و کیاست و
 فراست و بہت و سخاوت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک
 اسی طرح کا تھا آپ کی شامل شریفہ میں کہا ہے خنجر الداس حسن الشعر
 شدید سواد الشعر کثیر شعر الداس اور سر کا کوچک و نامہوار و کہ موی
 نہ زیادہ دلیل حماقت و جہالت و غباوت و بلاوت ہے تیرا سر نہ بزرگ ہے
 اور نہ کوچک بلکہ متوسط ہے علامات پیشانی ماتحافراخ و بی چین
 شکن نشان ہی خصوصت و بدفنی و لاف و گلاف و غرور و تکبر کا اور پیشانی

متوسط بلندی و فراخی مین جس مین چین و شکن ہونشان ہی صدق محبت
 و عقل و فہم و تدبیر و ہوشیاری و بختندی کا احمد سرکہ میری پیشانی آگیا
 نشانی کی ہے رہی پیشانی تنگ و باریک سودیل سے بھائی و نادانی
 و چین و فروماندگی و خاست و عسرت و فلاکت و افلاس کی اور چین
 درمیان دو ابرو و پیشانی کے جانب سری بجانب بینی دلیل چشم و
 غضب و عینگی پر اور بعض نے کہا ہے کہ خطوط چین پیشانی دلیل مین
 عشرات سالہای عمر پر یعنی اگر ایک خط ہی تو دلیل ہے عمر وہ سالہ پراو
 اگر دو خط مین تو دلیل مین بیس برس پراو اگر تین مین تو قیس سال پر
 و علیٰ ہذا القیاس علامات آبرو بڑی اور لمبی بھون کھنچی ہوئی اور
 پرموئی نشان ہی درشتی و تند خوئی و نخوت و عسرت و تکبر و جہل و
 خود پسندی کا اور ابروی پیوستہ دلیل ہی الفت و شفقت و مہربانیت
 مرد پر طرف عورت کی اور غربت عورت پر طرف مرد کے اور ابروی مستطیل
 عرض و طول و سیاہی مین نشان ہی منہم و دیانت و جودت طبع و
 لطافت مزاج کا میری ابرو و مجیدہ تعالیٰ اسی طرح کی ہے سر ابرو کا طرف
 ناک کی اگر باریک ہو دلیل ہی خصوصیت و فتنہ انگیزی کی اور اگر بلند ہو
 تو دلیل ہے البہی و غرور کی اور درازی مویسای ابرو کی دلیل ہے
 بہت و شجاعت و تند خوئی و عریبہ جوئی پر علامات چشم آنکہ کالی

اور ریاضی دلیل ہے سستی و کالہی پر اور چشم کو چمک دلیل ہے سبکساری و
 کم فہمی پر اور چشم متوسط جیسی کہ سیری آنکھ ہی دلیل ہے وفا و حیا پر اور
 اندر گہمی ہوئی آنکھ نشان ہے تکبر و خفت و خیانت و بدینتی کا اور چشم
 جربستہ و بلند دلیل ہے بیجائی و بخل کی اور آنکھ مارناشتابی سی دلیل
 ہے مکر و حیلہ و دزدی پر اور سرخی آنکھ کی بی علت کے دلیل ہے درازی
 عمر و شجاعت پر اور چشم ازرق بدترین چشم ہی اور دلیل ہے بخل و
 بیجائی و بے محبتی پر اور چشم کبود و خرد و لرزان دلیل ہے مکر و حیلہ و
 شہوت پرستی پر اور گول آنکھ نشان نخوت ہی اور آنکھ مائل بدرازی
 علامت سادت و فرزندگی کی ہے اور چشم متوسط بزرگی و کوچکی و سر
 و سیاہی اور دورد و درازی میں علامت ہے اخلاق جمیلہ و عادات
 فرخندہ کی سیری آنکھ مجیدہ تعالیٰ اسی طرح پر ہے اور تحریر سنج کا پیدای
 چشم میں ہونا نشان شہوت ہے علامات گوش بڑا کان نشان
 ہے خوبی و قوت حافظہ و طول عمر و تند خوئی کا بعض اوقات میں میر
 استاذ مفتی صدر الدین خان دہلوی کے کان بڑے تھے اور اونکا حافظہ
 بھی قوی تھا اور عمر بھی دراز ہوئی اور چوٹا کان نشان جبل و نادانی ہے
 اور متوسط نشان ہے عقل و فراست و سادت کا میرا کان مجیدہ تعالیٰ
 متوسط ہے اور نرم گوش کا پر گوشت ہونا دلیل دولت ہے

علامات یعنی تپن ناک نشان ہے سبکی و خفت عقل کا اور چوڑی
 بڑی سوراخ دلیل ہیں بسیاری شہوت و غضب ناک پر اور بینی کج نشان
 نفاق و شرارت ہے اور بینی دراز و کلان اور نوک خراش مثل منقار طوطی
 کے دلیل ہے کثرت و فراخی پر اور بینی متوسط بلندی و پستی میں دلیل صحت
 حواس باطن ہے میری ناک مجہدہ تعالیٰ اسی طرح کی ہے اور بینی کمرے پست
 نشان ہے افلاس و تنگدستی کا علامات لب مونہا ہونٹہ دلیل ہی حیا و عفت
 و خلعت طبع و کینہ وری پر اور لب باریک نشان ہے فہم و لطافت طبع کا
 اور سرخی لب کی نشان ہی سعادت و خوش اصلی کا اور کبودی و سیاہ
 لب کی دلیل ہے بد نفسی و بد اصلی پر اور سفیدی لب کی دلیل ہے بیماری
 پر سیر سے ہونٹ نہ باریک ہیں اور نہ سطر اور سرخ ہیں نہ سفید علامات
 و بہن دہان مسراخ دلیل شجاعت ہی اور دہن تنگ دلیل خوف
 و ہراس ہے عورتوں کا دہن فرخ ہوتا علامت ہے فریاد و خواہش
 مباشرت کی میرا دہن نہ فرخ ہے اور نہ تنگ بلکہ متوسط ہے علامات
 و مذا ان دانت بہت بڑے بڑے اور متصل یعنی ملے جلے دلیل شرارت
 کی ہے اور بہت کوچک و متفرق دلیل صحت بدن کی ہے اور دانت ٹھنڈے
 اور نامہوار دلیل ہے مکر و خیانت کی اور متفرق دانت و مہوار و متوسط بزرگی
 و کوچکی میں نشان ہی سعادت و عدالت و امانت کا میری دانت نہ متفرق

تختہ متصل بلکہ متوسط لکھن آب وہ سب گر گئے انا سندس
 غم آگیا قدین ابروؤں کی صورت ۔ سب لگتی عضو گویو و نکی صورت
 غم کما یا جوانی کا یہ مینی دن را سب گر گئے دانت آلتو و نکی صورت
 تیس سے بتیں تک ہونا دانتوں کا نشان دولت و فراست ہی اوتیں
 سے کم ہونا علامات فحاکت و افلاس ہے علامات کام و زبان تالو
 اور چیب کا لال ہونا دلیل سعادت و نیکی ہے اور سیاہ و زرد ہونا
 علامت بد خوئی و نحوست کی ہے علامات فرخ باریک زرخ و لیل
 فرخندہ خوئی ہے مجہدہ تعالیٰ میں باریک زرخ ہون اور زرخ پر گوشت دلیل
 جبل و کبر ہے اور زرخ متوسط دلیل عقل و ہر ہے علامات گردن
 کو نامہ ہی گردن کی دلیل مکر و خیانت ہے اور لمبی گردن باریک و لیل
 جبین و حماقت ہے اور موٹی گردن دلیل صدق و عدل و تدبیر ہے پھر
 اگر گردن میں ایک خط ہو تو یہ دلیل سہل و نرمی و مکر کی اور دو خط ہوں
 تو دلیل ہے ہر مندی کی اور تین ہوں تو علامت ہے دولت کی سیری
 گردن مجہدہ تعالیٰ نہ کوتاہ ہے اور نہ دراز مغرط بلکہ متوسط ہے علامات چہرہ
 چہرہ پر گوشت دلیل ہے کالہی و نسیان و جبل و درشت خوئی کی اور چہرہ
 خشک و کم گوشت علامت ہے خبت باطن کی اور معتدل دلیل ہے یک خوئی
 کی میرا چہرہ اسی طرح کا ہے زردی رنگ چہرہ کی نشان خبت و مضیطن

ہے اور سفیدی و سرخی نشان صدق و امانت ہے علامات محاسن
یعنی ریش کا گوسہ ہونا دلیل ہے زیر کی و کیا ست کی اور ریش کا
گرد ہونا دلیل ہے وقار و کمین کی اور ریش بسیار و راز و دلیل ہے
حاکم و نادانی کی ۵

لب جیب و لہ لہیۃ طلق لہا عمدًا بلا فائزۃ
کافہا بعض لیا لی الشتا طویلة مظلة باسارۃ
اور محاسن پر موسی نشان ہے بلادت و غباوت کا مگر بعض اشخاص میں
میری داڑھی بچہ تعالیٰ سبک و کم موئے ہے نہ کوتاہ بخت نہ درامحض
بلکہ متوسط ہے علامات کتف لاغری ہر دو دوش کی دلیل ہے قبح
سیرت پر اوچکلا ہونا کندہ ہے کا نشان ہے حاکم کا اور پر موئے ہونا
کتفین کا علامت ہی بید و لتی کی اور کتف صاف و متوسط چپے ہر
کتف میں دلیل ہے عقل و دو لہندی و سعادت و لطف مزاج پر علامات
بغل و بازو بازوی دراز و بغل پر گوشت نشان ہے نیکبختی و فراخی
رزق کا اور بازوی خرد و بغل خشک علامت ہے بید و لتی کی میری بغل
متوسط ہے نہ نمکی اور نہ خالی اسی طرح حال بازو کا ہے علامات سینہ
صدر فراخ و پر گوشت نشان نیکبختی ہے میرا سینہ بی کینہ اسی حیثیت کے
قریب ہی و سرد احمد اور سینہ تنگ و تنگی علامت نخوت و بدبختی کی ہے

علامات پستان دونوں پستان کا کلان ہونا دلیل ہی دولت
 و اولاد پر اور ایک کا خرد اور دوسری کا کلان ہونا نشان ہے بد بختی کا
 عورت کی پستان لائق وصف کی وہ ہے جو برابر و گول و کراری چکنی
 نہ سار بدن سے عظم اور ٹڈیل ڈول سی خرد بلکہ متوسط و کشیدہ ہو
 واللہ سلم علامات شکم پیٹ کا بڑا ہونا دلیل ہے حماقت کی الامثال
 اور شکم متوسط دلیل ہے حسن رائے و صفائی عقل و تیزی ہوش پر پیر
 شکم مجبورہ تعالیٰ نہ بزرگ ہے اور نہ فرو رفتہ و سدا محمد جس کے پیٹ پر
 خط ہو گا یعنی بٹ اوس کی موت تلوار سے ہو گی اور دو لکیر و الاحبت نانو
 کو پسند رکھیا اور تین خط کا پیٹ پر ہونا نشان ہی عقل و علم و ہوشیاری
 کا پانچ خط تک اور اگر کوئی خط ہی نہیں ہے تو ایسا شخص اقبال مند
 ہوتا ہے میرے پیٹ پر مجبورہ تعالیٰ کوئی خط نہیں ہے علامات ناف
 بڑی اور گول ناف دلیل دولت و سعادت ہے اور بدرونی ناف کی
 نشان نفرت و نحوست ہے سیری ناف اگر چہ کلان نہیں ہے لکن بدو
 علامات پشت پیٹہ کا چوڑا ہونا دلیل ہے قوت غضب و کبر پر اوست
 حمیدہ دلیل ہے باخلاقی پر اوست دراز نشان ہے نحوست کا اور
 پشت نوٹھ جیسی کہ میری پشت ہے مثلاً دلیل سعادت و نیک بختی ہے
 علامات رنک نون بیاض منظر ہر اکہ بودی و سبزی چشم کی دلیل

سختی روی و بی شرمی و خیانت و خفت عقل پر اور اگر معذاب ایک زرخ
 و کوسہ و تیز نظر و پین پشیمانی بھی ہو اور سر کے بال بہت ہوں تو پہلے
 شخص سے حذر کرنا اور آپ کو بچانا واجب ہی لال رنگ آگ کی حرکت کا
 دلیل ہی زود بخوبی اور کام میں جلدی کرنے پر اور رنگ سبز دلیل ہے
 خبت باطن پر اور رنگ سرخ و سفید دلیل ہے اخلاق فرخندہ پر اور
 رنگ سرخ مائل سیاہی دلیل ہے بد اخلاقی پر اور رنگ گندمی دلیل
 ہے خوش اخلاقی و عقل و کیا ست و ادراک و نیکی و خیر پر اکثر انبیاء علیہم السلام
 گندم گون تھے قرآن و حدیث ہی معلوم ہوا کہ سارے اہل جنت گورے
 چمکے صورت شیریں شکل ہونگے اور تمام اہل ناریاہ روا سو رنگ
 غرابیب شود ہونگے یہ مرتبض وجوہ و شوق و جواخ میرا رنگ
 مجہدہ تعالیٰ گندم گون ہے نہ میں بالکل سفید کہتا ہوں اور نہ سانولا بلکہ متوسط
 متوسط اللون ہوں علامات نرمی بدن جسم کا نرم ہونا دلیل قوت
 فہم و لطافت طبع ہی اور سختی بدن کی دلیل قوت تن و خلط طبع و
 منفع فہم ہے اور کمال کا نرم و نازک ہونا نشان فرخندگی و نیکی ہے
 ہے مجہدہ تعالیٰ میں نہایت نازک تن نرم بدن ملائم پوست باریک گوشت
 ہوں مجہدہ میں سختی کا نشان نہیں ہے علامات موسیٰ سخت بال دلیل
 شجاعت و استقلال ہیں اور بہت نرم بال علامت بیدلی و ترسندگی

کم فہمی ہے اور متوسط درستی وزنی میں دلیل غلبی صوری و معنوی ہے
 سیری بال اسی جنس کے ہیں و سدا احمد حکا کہتے ہیں موی نیکوی معتدل
 نشان ہے مردی و شجاعت و صحت و مانع کا اور بہت بال کا سینہ و شکم
 پر ہونا دلیل البہی و حماقت ہے اور تھوڑے بال ہونا دلیل لطافت و
 کیاست ہے میرے سینہ و شکم پر بہت سبک و خلیل بال ہیں کہ باوجود
 خلق کے اول میں نختی نہیں آتی ہے موی در درنگ دلیل حماقت و تسلط
 و در خوشی ہیں اور موی سیگون نشان شجاعت و صحت و مانع ہے اور مو
 سیاہ نشان عقل و امانت ہی اور موی متوسط سیاہی و درستی وزنی
 میں دلیل عقل و اعتدال مزاج ہے جیسے میرے بال اور جس شخص کے
 ہر ایک سامی ایک بال نکلی یہ نشان دولت ہے اور اگر دو بال انگین
 تو یہ دلیل نہر مندی ہے اور اگر تین نکلیں تو وہ صاحب عبادت ہو گا اور
 چار بال کا ایک سامی نکلا علامت افلاس و فرومانگاہی ہے اور بال کا
 باریک ہونا دلیل فرخندگی ہے اور لک یعنی گندہ ہونا نشان نکو بہدگی
 میرے بدن پر غالباً ہر سامی ایک ہی بال نکلا ہے اور کسی جگہ دو ہیں
 علامت آواز بڑی و بلند آواز دلیل شجاعت ہی اور آواز باریک و نرم
 دلیل اخلاق حمیدہ اور آواز غنہ نشان تکبر و غرور اور آواز ناخوش دلیل
 حماقت و بدینیتی ہے ان انکار الاصولات لصول الحمد اور بات کہنا

آہستگی و نرمی ہی دلیل عقل و دانائی ہے اور جلدی کرنا بات کرنی میں
 دلیل بدخلقی و بدعقلی ہے اور حرکت بہرہ کی وقت بات کہنے کی نشان
 نہریکی و فراست ہی سیرمی آواز قدرے بزرگ و بلند ہے اور میں بات
 کرنی میں بہت جلد باد نہیں ہوں و لہذا کم علامات خشن و متعہ
 دلیل سخاوت و بھیمائی ہے و لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ثابت
 نہیں ہوا اور تبسم دلیل حیا و وقار و کمین و خوش اخلاقی ہے آنحضرت کا
 خندہ شریف غالباً کسی تبسم مبارک تھا پس بس سے

بہر اسان چارم سیج یارست تبسمی ز تو بہر طلاج می طلبد
 علامات وقت و قامت طویل دلیل اہمقی ہے اور ضمیر دلیل فرستہ انگیزی
 اور ست و دو تا دلیل کینہ و صداوت ع کمر خم کردن صیا کا فتا س مجے غا ز
 اور ست ریانہ دلیل کمیت و فراست و اعتدال اوصاف باطنی ہے مجہ قاف
 میں متوسط ہوں در میان طول و قصر و فرہی و لاغری کی حکمانی کہا ہے
 خوب ترقد وہ ہے کہ صاحب قد کی انگلیوں سے ایک سو میں انگشت ہو
 اس مقدار سے جتنا کم ہوگا اتنا ہی بڑے علامات رفقا حرس شخص کی
 رفقا کچ ہوگی وہ بزرگوں کو جرائی سے یاد کر گیا اور جو کوئی چلنے میں
 کم و کولا کو ہلائیگا یہ دلیل ہے علت آئینہ پر اور تیز و تند چلنا علامت ہے
 قہر غضب و جہالت پر اور آہستہ چلنا دلیل ہے اندوہناکی پر اور زنتار

متوسط تیزی و آہستگی میں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چال تھی دلیل ہے کوشیای ظاہری و باطنی پر مجددہ تعالیٰ میں بسے
بیچ کی چال چلتا ہوں نہ بہت تیز اور نہ بہت آہستہ اور وقت رفتار
کے بانوں زمین پر مارنا زوری دلیل بدبختی و بے دولتی کی ہے اور
لپٹے لپٹی قدم رکنا دلیل حبال و طاقت ہے اگرچہ واسطی نماز کی طرف
مسجد کے کیونہو علامات کف دست بتیلی کا پرگوشٹ ہونا دلیل
دولت ہے اور سرخ رنگ ہونا اور سکا دلیل خوبی و لطافت طبع ہی اور
زردی رنگ کی دلیل ہے فسق و فجور پر پوسیدہ سیادہ دلیل ہی بدبختی
کی اور بہت سی لکیر و ن اور توڑی لکیر و ن کا بتیلی میں ہونا و نون
زبون ہین اور درجہ اوسط پر ہونا نشان سعادت و بختندی ہے مکتہ
ہر انسان کی ہر دو کف دست پر دو خط سطر واضح ہوتے ہیں ایک شکل
ہندو ہے اور دوسرا شکل ہندوستان آں دونوں عدد کے ملائی
عدد و نون کا پورا ہو جاتا ہے گویا اللہ پاک کی اس آہستگی کا شمار بتاتا
و اللہ احمد تیری کف دست باعتبار خطوط کے متوسط العدد میں امام فخر الدین
رازی رح فی بیان کف میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہی الصنف فی علم الکف
نام اس میں خطوط کف دست سی علامات حالات انسان کا نشان دیا
سویہ کچھ علم غیب نہیں ہی بلکہ تجربہ ہے گو کہ ہی صحیح ہوتا ہے اور کہی نہیں

والله يعلم وانتم لا تعلمون علامات آگشتان انگلیون کا لنبہ ہونا
 دلیل طول عمر ہی اور بار یک و نرم ہونا دلیل نیکی جتنی ہے اور سطر و کج و
 درشت ہونا دلیل بد بختی ہے اور اگر سبز کرنی میں انگلیون کے سوراخ
 نمایاں ہو تو یہ دلیل ہے بی دولتی اور فضول خرچی پر اور اگر سوراخ ظاہر
 نہ ہوں تو یہ دلیل ہے دولت و جمعیت پر احمد لد تعالیٰ کہ میری انگلیون میں
 یہ سوراخ وقت بہم کرنے آگشتان کی نایاب نہیں ہوتا ہے اور میں مہندرو
 سرف ہی نہیں ہوں جس طرح کہ بنیل و شمع ہی نہیں ہوں ع کلا باجی
 قصداً لا موصداً ذمیم علامت ناخن لال رنگ ناخن دلیل عقل و
 علم و فراست و فراخ دہی ہیں اور رنگ در دو سیاہ علامت پریشانی و
 افلاس و بد بختی ہے ہر چند میری ناخن خوب سرخ رنگ نہیں ہیں لیکن
 مائل بسرخ ہیں مہراہ اندک سفیدی کی علامات ذکر کج ہونا ذکر کائنات
 فسق و فجور ہے احمد لد تعالیٰ کہ یہ بندہ اس علامت سے دور ہے اور ذکر
 راست علامت صلاح و راستی ہی یہ قیافہ مجیدہ تعالیٰ مجہد میں موجود ہے
 ذکر پرست سی رنگوں کا نمودار ہونا دلیل عسرت و افلاس ہے علامات
 انشیدین ایک خصیہ کا بڑا ہونا اور دوسری کا کوچک ہونا علامت ہے
 غلبہ شہوت کی اور فریاد غربت کی عورتوں میں اگر خصیہ جانب راست کا
 کوتاہ ہوگا تو اس مرد کے نطفہ سے ذکر بہت پیدا ہونگے اور اگر جانب چپ

کوتاہ ہوگا تو امانت زیادہ تولد ہون کی بعض نئے کہا ہے کہ فوطہ کو چپ
 نشان دولت ہے اور فوطہ کلان حلاست فسق و فجور مجھے بحمدہ تعالیٰ
 کلانی کو چپ فوطہ سے رہائی حاصل ہے حالت توسط کی وجہ سے تعداد
 پسر و دختر کی برابر رہی دو پسر ہوئی دو دختر اللہم اصلح لی فی ذہبی
 علامات ران و ساق ران پر گوشت دلیل عیش و عشرت ہی ست
 عورتوں کے اور نخی ران کی ہر اہ قلت موسے کی نشان دولت مذی ہے
 اور جس کی ساق سطر اور پسر ہوگی وہ اکثر پیادہ چلیگا اور ننگہ ست
 ہوگا اور ساق بسیار دراز دلیل تکبر و حسد ہے اور ست کوتاہ نشان افلاس
 ہے اور معتدل درازی کوتاہی و سطر و بار کی مین جیسی سیر عیاق
 ہے دلیل شجاعت و سخاوت و نیک بختی و نیک طینتی ہے و لد احمد
 علامات کعب کعب پر گوشت دلیل آسودگی ہے اور ہونا بالون کا
 کعب پر دلیل قلت اولاد ہے اور جس کی ایک کعب بڑی اور ایک چوٹی ہو
 وہ شخص اکثر قید خانہ میں رہے گا کعب چوٹی اور گول نشان دولت ہے
 اور کعب بلند و کچ نشان نکبت و افلاس ہی مین بحمدہ تعالیٰ کعبین مین
 حد اعتدال پر ہون علامات عجب یعنی پاشنہ ایڑی چوٹی اور نرم
 نشان دولت مذی ہے سیری ایڑی خرد و ملائم ہے و لد احمد اور کلان و
 کچ علامت نکبت ہے اور جبکا پاشنہ پر گوشت ہے اور رقت چلنے کے

چوڑا ہو جاتا ہی اکثر یہ ہے کہ ایسا شخص چور ہوتا ہے علامات پشت پایا
 پشت پایا بلند و کم موی علامت یکجہتی و سعادت و فرزندگی ہے اور
 بالعکس اس کے بالعکس ہے یعنی چمکی پشت یا پرست سے بال ہوتی ہیں
 وہ بد بخت و نکو سیدہ خصال ہوتا ہے علامات کف پایا تلوون کا
 زرد یا سیاہ ہونا دلیل ہے قلت اولاد و فقر و محرومی اور خالی ہونا تلوون کا
 خطوط سی دلیں ہی سپر کر اکثر و شخص پیادہ یا پلگا اور کف پایا سرخ و زم
 جیسے کہ میرے مہین نشان ہے محل و دولت کا اور نشان جو اور بیرق و
 ناقوس کا کف پایا مین دلیل ہی و فور دولت و ختمت پر اور کف پائے پر
 کا واک پایا راست مین جانب سیاری اور پایا چپ مین جانب مین
 دلیل ہی اسپر کہ ہمیشہ سواری گھوڑے کی میسر ہوگی مجھے تمام عمر مین فقط
 ایک بار اتفاق سفر کا پایادہ پانچ کوس تک جانی کا ہوا تھا یا یا م غدا
 ہندوستان شالہ ہجری مین پہر پڑے بڑے سفر پیش آئے مجھ کو تعالیٰ
 ہمیشہ راحہ نصیب ہوا میان تک کہ اسپ و فیل و پا لگی و گبی و غیرہ جملہ
 انواع مرکب اللہ تعالیٰ فی مرمت فرمائے جو اس دم تک موجود ہیں الحمد
 والثناء علامات انگشتان پایا پاؤں کی انگلیوں کا تبا اور باریک
 ہونا نشان تیز فہمی ہے اور کوتاہ و سطح ہونا دلیل کند فہمی اور متصل ہونا
 انگلیوں کا دلیل ہے نیکی و خوبی پر اور تفرق و پریشان ہونا نشان ہے

درونی احوال کا اور وہ انگلی جو پاس نرگشت کی ہی اگر نرگشت سی دراز
 ہو تو نشان نیک نختی و اقبالندی و مال ہی وہ شخص عورتیں بہت کر گیا
 اور اس کی بی بی سانسے اس کے مرجائیگی اور اگر گشت مذکور خرد ہے تو
 خود سانسے عورت کے مرجائیگا اور اگر ساری انگلیاں پائون کی چوٹی
 ہوں تو یہ دلیل ہے بد اصلی و بطنیتی پر اور جس کی نرگشت بہت عرض و
 بہن ہو وہ بہت ملکون اور شرون میں بہر گیا میری پائون کی انگلیاں
 ان سب اوصاف میں صراحت ال پر بہن و سد احمد حضرت صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کی انگلی انگوٹھے کی پاس کی لہسی تھی یہ نشان ہے سعادت و مصلحت
 کا علامات ناخن پائون کی ناخن کا زر و سیاہ ہونا دلیل ہی عیبے ار
 ہونی پر اور سبغ و صاف ہونا جیسے میرے بہن دلیل ہے ہنر پر و لکھ
 تنبیہ اس قیافہ میں ذکر اعضا و تناسل مرد کا کیا ہے مگر شرکاء عورت کا
 قیافہ نہیں لکھا یا تو اہل قیافہ نے اس میں غور نہیں کیا یا استیاء ذکر اس کا
 چوڑ دیا ہے اس جگہ اتنا کہنا کافی ہے کہ عرب فج پر گوشت کو پسند کرتی
 اور یہ موجب راحت سمجھتے ہیں اور گرم گوشت و خشک سی متغیر بہن رہی درازی
 کو چکی سو خرد و تنگ بہتر ہے فراخ و درازی اور زن قصیر کا رحم دور اور
 زن دراز کا رحم نزدیک ہوتا ہے اور صورت رحم کی شکل ذکر و حیدتین مرد
 کے ہوتی ہے و اسد اعلم سائدہ صاحب فراست و قیافہ کو چاہیے کہ

جس شخص میں علامات خیمہ روزیہ زیادہ تر ہوں اور علامات نفیہ سبیلہ
 کمتر وہاں اعتبار اس کے خنائس کا کرے اور جس شخص میں علامات
 حسنہ بیشتر ہوں اور علامات ردیہ کم وہاں اس کی محاسن احوال سے
 استدلال ہو اور اگر دونوں علامات یکساں و برابر ہوں تو اکثر ایسے لوگ
 نیکی بدی میں استدلال احوال ہوتے ہیں اور یہ ساری علامات جن کا
 ذکر اس جگہ ہوا مردوں اور عورتوں میں مشترک ہیں اور جو انہی شخص
 کا جو سرا یا قیافہ حسن رکھتا ہو اور کوئی علامت بد او میں نہ ہو محالات عاقل
 میں سے ہے کیونکہ جو اس کا موقوف ہی حصول اعتدال حقیقی پر اور یہ امر
 نفع انسان میں کسی فرد کے اندر پایا نہیں گیا سب سے اعدل تر و فراخ
 و طبع و خلق و فطرت و جبلت و صورت و سیرت و منہریت و علانیت میں
 ہماری حضرت سید المرسل خاتم الانبیاء تھے اور بعد ان کے دیگر رسل و انبیاء
 سابقین جو قیافہ حضرت کا دربارہ اعضا جسمانی کتب حدیث و تفسیر
 ثابت ہی جبکہ ایک رسالہ طومرہ سماء بلوغ العلویہ بمعرقہ النخلیہ میں لکھا گیا ہے
 جس کسی شخص میں کوئی قیافہ کسی عضو کا نہ ملے اس کے پایا جا ہی اور یہ ممکن نہ
 واقع ہے تو اس قیافہ کو سرا یا خیر و برکت سمجھ کر اللہ کا شکر بجا لائے امام حسن
 سرہی نامات اور امام حسین نام سے تاپا ہی منشا بہ ان حضرت صلعم تھے اور
 حلیہ و قیافہ خلفاء راشدین اور اہل بیت و بیۃ عشرہ مبشرہ میں تامل کرنی ہی

معلوم ہوتا ہے کہ اون میں ہی صورت بعض جراح کی خلاف قیادت
 کے تھی مگر صحبت سرا پا خیر و برکت نبوی میں وہ خصال نکو میدہ اون کے
 مبدل بفعال حمیدہ ہو گئے تھے اب یہی ممکن ہے کہ جو شخص اپنے قیادت میں
 عیب یا اسے وہ ریاضت و مجاہدہ کی اوکی اصلاح فرمائے اگر توفیق اول
 مساعدت کرے گی تو حصول صلاح و فلاح آسان ہو جائیگا واللہ المستعان
 علامات متفرقہ خال سیاہ کا پیشانی پر ہونا نشان دولت و مجتہدی
 ہے قضا یعنی پس گردن تھا کا مثل قنائے فیل کے اندک برآمدہ و
 پشتہ دار ہونا علامت دولت ہے اور مشابہ قنایے بندر کے کا واک واک
 اور خشک ہونا دلیل فحاکت ہے استخوانہا می پہلو آئندہ بیون کا پہلو
 میں ہونا نشان بادشاہی ہے اور نوکا ہونا علامت ہے دولت کی اور
 دس کا ہونا نشان ہے درویشی کا اور گیارہ کا ہونا علامت ہے زہد و
 تقویٰ کی اور بارہ کا ہونا دلیل ہے بیخ و اندوہ پر اور تیرہ کا ہونا دلیل
 ہے حصول مال و اقبال پر اور ہم اکا ہونا علامت ہے کاری و مہارت
 پر خال سیاہ بر سر نوکر یہ دلیل ہی اس پر کہ عورتوں میں زیادہ ہے
 ہوگی اور مصلحت سنوان سی کامیاب ہوگا علامت بوی منی اگر منی
 مجلی کی جو اسے تو یہ دلیل ہے کثرت اولاد و جمع مال جو بیشی پر اور اگر
 بو شہابی اسے تو دلیل ہے میلان خاطر بطور عورتوں کی اور اگر دہی یا

دودہ کی بوائی تو یہ نشان ہے دولتداری و بختیاری کا اور اگر بوی تلخ
 آئی تو یہ دلیل ہے فقر و غور پر دلیل مسامات اور بال و گنی کی
 جس کی مسامین ایک بال او گادولت و جمعیت فی اوس کے ساتھ گرہ
 باندھی اور اگر ایک مسامی دو بال نکلے تو یہ نشان ہے زہد و تقویٰ و
 خدا پرستی کا اور تین چار کا او گنا نشان ہے کبت و افلاس کا علامات
 قاست قد کا طول میں سر انگشت نرپای سے سر تک نوی انگشت ہونا
 انگشتان صاحب قاست سی دلیل ہے عمر سی سالگی پر اور نو سے
 ایک سو بیس انگشت تک جس قدر زیادہ ہو بارہ ہر انگشت کے پنج سال
 سی سال پر زیادہ سمجھنا چاہیے مثلاً نو ویک انگشت نشان ہی ۵۲ سال کا
 اور نو ویک انگشت نشان ہی چل سال کا اسی قیاس پر یک صد و ست
 انگشت سمجھنا چاہیے میری عمر اس وقت ۵۸ سال کی اندر ہے و سدا حمد
 اگرچہ یہ عمر بیکار گئی اور کوئی کام آخرت کی درستی کا جیسا کہ چاہیے ہوتا
 نہیں بنا اللهم غفر اے

بکاری نسا ختم و دیدن گرفت صبح اوجی چراغ خانہ افسانہ سو ختم
 اب بال سر کے سفید ہو گئے دانت گر گئے طاقت اعضا نے جوابے یا ضعف
 کا مجموعہ ہوا اے

ضعف و ناطقتی و سستی اعضا ہر دم ایک گشت سے جوانی کے بڑا کیا کچھ

اسدی اسیدی کہ خاتمہ نہی نصیب کری کہ انما الاحمال بالحوالیم امین ثم مین

دلائل خطوط دست و پا و سایر اعضا بموجب اقوال

حکمای ہندوستان

ایک خط کا پیشانی میں عرضاً ایک شقیقہ سے دوسری شقیقہ تک ہونا نشان
 ہے دولت و بخت بندی کا اور دو خط نشان علم و ہنر ہیں اور تین خط نشان
 سلطنت یا وزارت اور چار خط علامت فقر و درویشی ہیں اور پانچ خط
 علامت بکبت و فلاکت ہیں اور نو خط کا پیشانی پر نشان ترک دنیا ہے
 اور بعض نے کہا کہ پانچ خط کا پیشانی پر ہونا نشان عمر صد سالہ ہے اور چار
 خط کا ہونا دلیل شہتاد سالگی ہے اور تین خط کا ہونا علامت شصت سالگی
 ہے اور دو کا علامت چهل سالگی ہے اور ایک خط کا علامت اسیست سالگی
 ہے اور نو خط کا علامت کم عمری ہے اتنے یہ ساری اسباب و علامات و
 دلائل کتاب مطلع العلوم و مجمع الفنون سے اخذ کر کے جا بجا مناسب محل
 کہہ زیادت بھی کی گئی ہے فائدہ یہ اعضا جن کی آناری استنفاطیہ
 کیا گیا ہے اگرچہ ان میں مرد و زن سب شریک ہیں مکن حکم الہی بالشیئہ
 اس جگہ جلالہ اصناف محمودہ نسا کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوا حکایت
 عبدالملک بن مروان ایک شخص عطفانی سے کہتا تھا کہ صفت لی احسن النساء
 اونٹن سے کہا خدا یا امیر المؤمنین ملساء القدامین رد ماء الکعبین

مطالع العلوم و مجمع الفنون

ناعمة الساقین خفماء الرکتین لفاء الفخذین خفصة الذراعین
 رخصة الکفین ناهدة الشدین حرما الحدین کحلاء العینین
 زجاء الحاجبین لمیاء الشفتین بلجاء الحجین ثماء العربین شنباء الثغیر
 محلوكة الشعر خیدام العنق مکترة البطن عبد الملك فی کما وحیات وابن
 توجید هذه قال تجدها فی خالص العرب و فی خالص فارس انهم کذا
 فی المبتکر فیما یغلط بالثبوت والمذکر من کما ہون شاید وجود ای ستورہ
 کا اوس زمان میں در میان عرب و فارس کس ہوگا اور اب تو بسبب فساد
 زمان حبالی اس سی خالی ہی کر لیں جنان میں شاید اہل ایمان کو ایسی
 عورت میرا ہی اللہم اخف لنا واسدقنا یا ہا فائدہ ایجاد العلوم میں
 کہا ہی کہ علم قیافہ دو قسم ہی ایک قیافہ اثر و دوم قیافہ بشر اس جگہ یہی قسم
 دوم مراد ہے یہ علم کیفیت استدلال سی بیانات اعضا شخصین مشارکت و تخالف
 مابین ہر دو پر حسب و ولادت و سائر احوال و اخلاق میں بحث کرنا ہی اول
 استدلال کرنا ساتھ اس وجہ کی مخصوص ہی ساتھ بنی ملج و بنی لاسب کی عرب
 سے اور وجہ اس اختصاص کی ایک مناسبت طبعیہ ہی جو انکو حاصل ہے قلم
 او کا ممکن نہیں ہے اور حکمت اس اختصاص کی راجع ہوتی ہے طرف حیات
 نسبت نبویہ کے جس طرح کہ بعض حکمائے کہا ہے اور یہ خاص ہی ساتھ عز
 کے تاکہ ایک سبب باز رکھنے عورتوں کا ایسے امر سی ہو جو کہ موجب خجستہ

و شوب نسب ہے جیسے فساد ختم و کشت کا اور یہ علم حدس و تخمین سے حاصل
 ہوتا ہے نہ استدلال یقین سی و اسد اعلم حکایت امام شافعی ہوا امام محمد
 بن حسن نے ایک شخص کو دیکھا محمد بنی کما یہ بخاری یعنی درود و گریہ شافعی نے
 کما یہ حداد یعنی کہا ہے جب اس سے سوال کیا کہ تیری صنعت کیا ہے اس نے
 کہا پہلے میں حداد تھا اب میں بخاری ہوں نہی میں فی ایک بار حاضری فوج
 ریاست کی لی تھی اونہیں دہنے جلایا ہے رذیل قوم کی لوگ بھی مخفی طور پر
 داخل ہو گئے تھے ان کے چہرے مہرے کو دیکھ کر حکم لگایا کہ یہ مذاق ہی اور یہ
 حاکم اور یہ فلاں اور وہ فلاں حسن اتفاق کو وہ قیافہ مطابق واقع کے نکلا
 و اسد احمد اور وہ لوگ قوم سپاہ پیشہ سی علیحدہ کر دیے گئی بہر اجداد العلوم میں کہا
 ہے کہ اس علم کا نام قیافہ بشر اس لیے ہوا ہے کہ صاحب اس علم کا بشرات و جلوہ
 و اعضاء و اقدام بشر کا نتیجہ کرتا ہی اور یہ علم درست و تعلیم سے حاصل نہیں
 ہوتا ہی و لہذا اس بارہ میں تصنیف نہیں ہی حکایت کہتی ہیں کہ اقلیون صاحب
 فراست تھا وہ اپنی زمان میں یہ زعم کیا تھا کہ وہ ترکیب انسان سی انسان
 کے اخلاق پر استدلال کرتا ہی تلامذہ بقراط فی ارادہ کیا کہ اس کا امتحان لین
 بقراط کی تصویر کینچکر اس کی پاس بھی یونان کی لوگ ایسی تصویر بناتی تھے
 کہ بالکل شبیہ اس شخص کی ہوتی تھی جیسے آج کل تصویر تلغراف مثلاً ہوتی ہے
 وہ تصویر میں جمیع الوجہ حاکی قلیل و کثیر امر تھی اس لیے کہ یونانی تصویر کی

تعلیم کرنی اور اسکو پوجتے تھے اسی جگہ سی تصویر کشی میں پورا احکام و
استحکام کرتی تھی اور ساری علمی محاسن فن میں تابع اہل یونان ہرین ولسا
اون کے توابع کی تصویر کشی میں تصویر ظاہر ہوتی ہے باجملہ جب وہ
لوگ نزدیک اقلیوں کی حاضر ہوئی اور اونے تصویر میں تامل کیا اور
خوب دہری نگاہ کی تو کہا کہ شخص محب زنا ہی اور وہ نجاستا تھا کہ یہ تصویر
کس شخص کی ہے اور ہونوئی کہا کہ تو جو ماسے یہ تو تصویر بقراط کی ہے اسے
کہا میری علم کی تصدیق ضرور ہے اچھا تم بقراط سی دریافت کرو وہ لوگ
پاس بقراط کی آئے اور یہ حال کہا بقراط فی کہا اقلیوں سچا ہے میں محبت نا
ہوں لکن اپنے نفس پر قابو رکھتا ہوں کذا فی تاریخ الحکما ر مینہ العلوم میں
کہا ہی غیا د اس علم کی وجود مناسبت و شائبہ پر ہے در میان والد و ولہ
کی اور یہ بخلہ باعث طبیہ کے ہی بہرہ مناسبت کہی امور ظاہر ہون ہوتی
ہے اس طرح ہر کہہ کوئی اسکو دریافت کر لیتا ہی اور کہی امور خفیہ میں ہوتی
ہے جبکہ جو اہل کمال کی دوسرا دراک نہیں کر سکتا لہذا احوال لوگوں کا
اس علم میں مختلف ہوتا ہے کہا گا و ضغایان تک کہ ہرگز اوپر کوئی شے
مشتبہ نہیں رہتی ہی سبب کمال ہر دو قوت باصرہ و حافظہ کی جن کی غیر
علم حاصل نہیں ہو سکتا ہی اور یہ علم قابل عرب میں موجود ہے اور غیر عرب
میں نادر ہوتا ہے کیونکہ حصول اس علم کا تجارت و مزاوت مدد ملے تو

سی ہوا کرتا ہی و لہذا اس علم میں کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی ہے بلکہ
 یہ علم بطور تجارت کے چلا آیا ہے اور چونکہ عرب کو اس علم کا اہتمام زیادہ ہے
 اس لیے مختص ساتھ ان کے ہوا ہی اور خلفاء عن سلف تجارت چلاتا
 ہے اور غیر عرب میں پاپائینین جانا اتنے میں کتابوں فی الحکمۃ اعتبار اس
 علم قیامتہ کا نزدیک شارع کے ہی بعض احکام میں معلوم ہے جو صحیح بخاری
 و مسلم میں آیا ہے کہ عائشہؓ نے کہا ایک دن حضرت باس میرے آئی اور سر
 سے فرمایا اسی عائشہؓ تو نبی نہیں دیکھا کہ مغزِ اہلی فی اسامہ بن زید اور زید
 کو دیکھا کہ وہ دونوں چادر اوڑھے ہوئی اپنا سر چھپا رہے تھے اور انکی جان
 کھلتی تھی مغزِ اہلیؓ نے انکی طرف دیکھا کہ ان مذہب اقدام بعضہا من
 بعض اتنے یہ اسلی کہ منافقین نسبِ اسامہؓ میں قلع کرتے تھے کیونکہ زید ایک
 مرد سفید و سبک تھی اور اسامہؓ کی والدہ ام امین حبشیہ تھیں یہ کالی رنگ کی تھے
 لوگ شبہ کرتے تھے کہ اسامہؓ فرزند زید نہیں ہیں کیونکہ دونوں کے لون میں
 تفاوت میں تھا جب بیان قائف سی جبکا اعتماد عرب میں سائر دائر تھا
 حضرتؓ نے الحاق نسبِ اسامہؓ کا ساتھ زید کی ناتواپ کو مسرت حاصل
 ہوئی اور خوش ہوتی ہوئی پاس عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے آئے اور یہ ذکر کیا
 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ فرماتی ہیں ادخال هذا الحديث في كتابنا الغرض
 للرحم علی من زعم ان القائف لا یعتبر به فان اعتبر بقوله فعل بل یزعم

حصول التعارف بین الملحق والملحق بہ انھی امام شافعی وغیرہ کی نزدیک
قیادہ شرعاً معتبر ہی خلافاً للحنفیۃ اور یہی راجح بھی ہے امام ربانی قاضی محمد بن
علی شوکانی رحمہ اللہ نے مسئلہ اعتبار قیادہ پر اپنے مولفات نافعہ میں کلام طے
کیا ہے ولہذا الحمد والمنة فائدہ فراست و قیادہ میں یہ فرق ہے کہ فراست
نفع فائدہ کو سرفا اطلاع ہی ضائر پر سواطع انوار سے جو مومن کی دل پر چلتے
ہیں اور سبب اون کی حقائق احوال متجلی و منکشف ہو جاتی ہیں اور یہ بات
مومن کامل کو نصیب ہوتی ہی نہ ہر شخص کو کماتیل سے

یری عن ظہر غیب لا مریلا تراہ عین آخر من عیان
اور جو شخص مومن نہیں ہے وہ اس مقام سے اجنبی ہے اوس کی فراست
وطن کا کچھ اعتبار نہیں ہے و فیہ قیل ع واضعف حصۃ ععم الطوائف
اصل فراست کی یہی کہ بصیر روح بصیر عقل ہی انسان کی آنکھوں میں متصل
ہے آنکھہ جارجہ ہے بصیر کا اور بصیر روح سے ہی اور ادراک شیار کا ان دونوں
کے ذریعہ سے ہوتا ہے پس جبکہ عقل و روح اشتغال نفس سے فارغ ہوتی ہے
تو روح الصبار کرتی ہے او عقل اول بصار روح کا ادراک کرتی ہے ع
کو اس شغل سے اشتباک شہوات فی عاجز کر کہا ہے اس لیے انکی بصیر روح
درک شیار باطنہ ہی مشغول ہو جاتی ہے ولہذا جو شخص اپنی شہوات میں منکر
اور عبودیت سے متنازل ہی سیان تک کہ خود اوس کی نفس پر امور میں

غلطی واقع ہوئی ہی اور اوپر ظلمات کا تراکم ہے وہ سب ایک کسی شیئی غائب
 کو دیکھ سکتا ہے ابن عباس نے کہا ہے افرس الناس ثلاثة العزیزین
 تفرس فی یوم سف فقال لامرأته اکرهی متولا والمرأة التي انت مومنة
 فقالت لا یہیایا ابت استأجرہ وابوبکر رضی اللہ عنہ حین استخلف عمر
 کذا فی فتح البیان وغیرہ حکایت سری سقطی رح فی حب ابوالقاسم جلیلی
 رح کو حکم وعظ کر دیا اور وہ لوگوں میں وعظ کرنے کو جامع مسجد کی اندر
 بیٹھے تو ایک غلام نصرانی صورت بدل کر آکھڑا ہوا اور کہا اسی شیخ اس حدیث
 کے کیا معنی ہیں انفق ا فاسۃ المؤمن فانه یبصر بنور اللہ تعالیٰ بنیدے
 سیرنج کیا پہراو نہایا اور کہا تو مسلمان ہو جا اب تیرے اسلام کا وقت آسہو بچا
 اوسنی زنا ر توڑ ڈالی اور مسلمان ہو گیا ا سدرنی اوسکی توبہ قبول فرمائی کہ نہ
 فی محاسن الحسنین حاصل یہی کہ بنیدرح فی فراست صادقہ سی نورایان یہ
 بات معلوم کر لی کہ اگرچہ یہ شخص لباس اسلام میں اس جگہ حاضر ہوا ہے
 لکن دراصل نصرانی ہی اوسکو مطلع کر دیا اوس کے ضمیر پر اس طرح کے
 سبب ہی حکایات ایک فضل مستقل میں بصرفہ ۲۸ کتاب محاسن الحسنین میں لکھی
 ہیں جن میں دلالت واضحہ ہی فراست صادقہ اعلیٰ سدرہ و سدرہ جلیلیہ یہ بات
 حکایت کہ شیخ ابوسعید خراسی رح کہتے ہیں میں مسجد حرام میں گیا ایک فقیر کو دو
 کپڑوں میں دیکھا وہ کہہ ناگتا تھا میں نے اپنی جیب میں کہا کہ ایسا آدمی لوگوں پر

بارہوتا ہی اوسنی سیری طرف دیکھ کر کہا اعلیٰ ان الله يعلم ما فی نفسک فاحذر
 مینی اپنی دل میں استغفار کی اوسنی مجھے پکار کر کہا ہوالذی یقبل التوبۃ
 عن عباده ویغفر عن السيئات انتی صراح مین کہا ہے فرست مابکسر
 وانا فی بہ نشان و نظر تفرس دانستن بعلاست و فی الحدیث اتقوا فرستہ المون
 انتی یہ معنی فرست کی قریب بہ تعریف قیافہ مین اس لپی کہ قیافہ عبارت ہے
 شناخت علامات سی برسلیا اعضا و جوارح کیونکہ انسان کی خلق ظاہر
 پر نظر کر کی حکم اوس کی خلق باطن پر لگاتی مین صراح مین کہا ہے قائف
 پی شناس رواقہ ج یقال قفت اثرہ ای تبعثہ مثل قفوت اثرہ انتی
 عزیز نی شرح جامع مغیر مین کہا ہے عن انس بن مالک واسنادہ صحیح
 اتقوا فرستہ المؤمن کبیر القار واما الفرستہ فنی الحدیق فی رکوب الخیل فانتیظا
 بنی راہہ علمتی نے کہا ہے بعض اہل علم نے تعریف فرست کی یہ کی ہی کہ فرست
 مطاع ہونا ہے لوگوں کی مانو اضمیر پر اور بعض نے کہا کہ فرست مکاشفین
 اور معائنہ غیب ہی یعنی شب و ظن و وہم نہیں ہے بلکہ ایک عالم و سہی ہے
 اور بعض نے کہا ہے سواطع نور مین جو دل مین چمکتے مین اور اون سے
 معافی اور نور خدا کا ادراک ہوتا ہی اور یہ خواص ایمان ہی ہیں اور بعض نے
 کہا ہے جسے بندہ کی آنکھ اپنی محارم سی اور روکا اپنی جی کو شہوات سے خواہ
 وہ شہوات حلال ہوں یا غیر حلال اور عام ہوا باطلین و سکا ساتھ دوام

مراقبہ اللہ کی اور عام ہو اظہار و سکاساتہ اتباع سنت مطہرہ کی اور
 عبادت کی اونے حلال کما فیکی واسطے حصول قوت کی اللہ کی عبادت پر
 تو اوسکی فراست خطا نہیں کرتی کوئی کہے کہ معنی اتقار کی فراست مومن ہے
 کیا نہیں تو جواب سکایہ ہی کہ مراد اجتناب ہے فعل معاصی ہی تاکہ اون معاصی
 پر اطلاع نہو اگر اطلاع ہوگی تو یہ شخص نزدیک مطلع یعنی صاحب فراست
 کے رہو او بدنام ہو جائیگا کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نوری نظر کرتا ہے یعنی
 وکیثا ہے اپنی دل کی آنکھ سی جو کہ چمک رہی ہے اللہ کے نور سے روا
 البخاری فی التایخ الکبیر انتھی قال فی التلیج الفراسة بالکس اسم من المقربین وهو
 القسم یقال تفرس فیہ الشی اذا تقسمہ وقال بن القطاع الفراسة بالعين
 اور الصائب الطن وبہ فضل الحدیث اتفق امرسة المؤمن فانہ یظہر منہ رالہ و
 قل الصائغ فی لم یثبت قال ابن الاثیر یقال بمعینین احدہما ما دل
 ظاہر الحدیث علیہ وهو ما یوقہ اللہ تعالیٰ فی قلوب اولیاء و یفعلون الاحوال
 بعض الناس ینفع من الکلمات واصابة الظن والحدس والثانی فی فزع
 یعلم بالدلیل والتجارب والخلق والافلاق فعرّف بہ احوال الناس للناس
 فیہ تالیف قدیمہ وحديثہ انتھی قال فی المصباح فراسة بالکسر تفرست
 فیہ الخیر تعرفہ بالظن الصائب ومنہ اتفق فراسة المؤمن انتھی بالجلد
 اس بیان سی تفرقة فراست شرعی کا قیادہ حکمی سے ثابت ہو یعنی فراست شرعی

عبارت ہے دریافت و شناخت احوال باطن انسان ہی بذریعہ صفاء
 و اشراق قلب کی اور قیافہ حکمی عبارت ہے شناخت و دریافت احوال
 اخلاق معنوی بشری بوسیۃ آثار ظاہری اعضا و جوارح کے اور اطلاق
 فراست کا قیافہ پر مجاز آتا ہے اور قیافہ کا اطلاق فراست پر نہیں ہوتا
 فراست توفیق الہی و تقویٰ و طہارت ایمانی کے ساتھ مربوط ہے اور
 قیافہ تجربہ و استعمال و امتحان و اختیار کے ساتھ منوط ہے و ہذا
 اخلاک کلام علیٰ هذا المرام الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ رسالہ مختصر ہشتم سوال
 ص ۳۱ ہجری روز شنبہ کو دوسرے نشست میں ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی
 والہ ۱۰۰۰ اولاً و آخراً